بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کہ درین ایام رسالہ در فضائل سلام

و تردید مرسوم عوام مسمّٰی

بہدایۃ الاسلام

فی حق

من ترک السلام و الکلام

مؤلفہ سید محمد فائق

نظامی نیازی ساکن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور

در مطبع اشرف المطابع میرٹھ باہتمام حاجی صدیق احمد صاحب طبع گردید

اشعار مترشح کلک نیاز سالک سیّد محمّد فائق نظامی نیازی مولف رسالہ

چو آداب و تسلیم ہر خاص و عام ——— بگویند باہم بجائے سلام
کتابے نوشتم بہ تردید او ——— شدہ رہنما ہریک از دید او
بیابی تعصب بگیرید این ——— ز اوّل بہ بہبینید تا آخرین
ہر انچہ ازین حق نماید ترا ——— عمل بر روے از صدق باید ترا
ز امداد چندے ز ارباب دین ——— بطبع آمدہ نسخہ ام بالیقین
چو تاریخ تالیف حاصل کنی ——— ادیب را با سلام واصل کنی

۱۳۲ ؁ ۷

۱۳۲۷ ھ

ایضاً

ہر نیکی کا اجر ہے مضاعف ——— بندون پر یہ رحمت خدا ہے
یہ فضل ہے اور اس پہ یارو ——— زاہد پر سلام دس گنا ہے

۱۷ ——— ۱۳۱ × ۱۰ =

۱۳۲۷ ھ

ایضاً

ہوئی تاریخ کی جب فکر مجکو ——— تو آئی یہ صدا لوگون سے کہدو
اگر آداب اور تسلیم چھوڑو ——— تو ملک جاودان مین مغفرت لو

۵۴۸ ——— ۷۵ ۱۸

۱۳ ھ ۲۷

ایضاً

چون نوشتم مذمت آداب ——— نیز تسلیم و رسم با زاری
پئے تاریخ سر فرو بردم ——— گفت ہاتف چہ فکر ہا داری
باب آداب را چو بند کنی ——— حاجب آزاد بردرش آری

۱۳ ——— ۲۷

۱۳ ھ ۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا اشرف المخلوقات والصلوٰۃ والسلام علیٰ من
علمنا احسن الاخلاق والصفات وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین

بعد حمد و نعت کے یہ ناچیز فقیر حقیر

سید محمد فایق

نظامی نیازی ساکن قصبہ ہوہ ضلع فتحپور یہ چند اوراق نافع ہر خاص و عام سمے

ہدایت الاسلام

فی حق من یترک السلام والکلام

لکھکر یہ عرض کرتا ہے کہ ارباب عقول اور اصحاب فہم فحول پر یہ امر ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس انسان ضعیف البنیان کو صفات ملکوتی اور صفات حیوانی کا مخزن اور معدن بنا رکھا ہے پس جن لوگون سے صفات ملکوتی کا غلبہ اور ظہور ہوتا رہتا ہے اُنکو اللہ تعالےٰ نے

لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ

سے تمام عالم پر شرافت بخشی ہے۔ اور جن مین صفات حیوانی کا ظہور ہوتا رہتا ہے اُن کو

بَلْ هُمْ اَضَلُّ

سے تعبیر کرکے حیوانون سے بھی بدتر فرمایا ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے واسطے تمیز اشیاء اور معلوم کرنے بُرے بھلے کے اسکو جوہر عقل عطا فرمایا ہے تاکہ ہم صفات حمیدہ اور صفات ذمیمہ

مین تمیز کر کے جو صفات حمیدہ ہین اُن کی پابندی سے

لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ

کا خلعت حاصل کرین اور جو خصائل ردیہ ہین اُن سے متنفر ہو کر

بَلْ هُمْ اَضَلُّ

کی جھول اپنے گردنون مین نہ ڈالین وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ صفات حمیدہ

جسکو اخلاق محمدی کہتے ہین یہ اکثر امور اضافی ہین جو دو شخصون کے ملنے ملانے سے اُنکا ظہور ہوا کرتا ہے پس اُن صفات مین سے جس صفت کا سب سے پہلے ظہور ہونا چاہیئے موافق حدیث جابر قال قال رسول اللّٰہ

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

کی وہ صفت صفت تحیۃ اور سلام ہے مگر آجکل ہم مسلمانون کا یہ حال کہ دو مسلمان آپس مین ملتے ہین ایک دوسرے کا مُنہ دیکھتے چلے جاتے ہین نہ اِس طرف سے دعا ہوتی ہے نہ اُس طرف سے سلام بعض صاحبون کا یہ حال کہ ایک دوسرے کے سلام کے منتظر رہتے ہین اور اسی خیال مین دونون اپنی اپنی راہ لیتے ہین نہ اِدھر سے سلام ہوتا ہے نہ اُدھر سے کلام بعضون کا یہ شیوہ کہ جہان آپسمین دو چار آنکھین ہوئین بجاے سلام کے مزاج پرسی شروع ہو جاتی ہے بعضے ملتے ہی معاملہ مقدمہ کی باتون مین لگ جاتے ہین جن دو شخصون مین کچھ بے تکلفی ہوئی تو بجائے سلام کے کچھ چھیڑ چھاڑ ہونے لگتی ہے اور جن مین زیادہ بے تکلفی ہوئی تو اُنکا دُعا سلام گالی گلوج ہوتا ہے عوام کا کیا ذکر ہے خواص مین بھی یہ بلا پھیل گئی ہے بُرا نہ مانیئے یہ متکلم بھی اِسی بلا مین گرفتار ہو کر ملامت کا مستحق ہو رہا ہے اور سب کو جانے دیجئے آجکل کے ہمارے اُمرا اور سردار جو اِس دین اسلام کے حامی اور مددگار کہلاتے ہین اور اُنکی وجہ سے مسلمانون کو عزت اور ہر طرح کی تقویت حاصل ہے اُنکا حال سنتا پوچھیئے بعض مشیخت مآب کا یہ دستور ہے کہ جب کوئی اُنکو سلام کرتا ہے تو زبان سے جواب دینا خلاف شان سمجھتے ہین اور صرف سر اور انگلیون کے اشارہ پر اکتفا کرتے ہین حالانکہ سلام کرنا

سنت اور اُسکا جواب دینا واجب۔ پس جواب نہ دینے سے اوّل تو بسبب ترک واجب
کے وہ گنہگار ہوتے ہین اور دوسرے یہ کہ سر اور آنکھون سے اشارہ کرنا یہ تو اشعار اس امر کا ہی
کہ تمہارا اسلام ہمارے سر اور آنکھون پر ہے جب سر اور آنکھون کے اشارہ کا یہ مفہوم ہوا تو
اب فرمایئے کہ وہ مشیخت کہان رہی بعض صاحبون کا یہ حال کہ جب انکا کوئی خادم یا
ملازم مودّبانہ اپنا آقا اور سردار سمجھہ کر خدا اور رسولؐ کے حکم کے موافق

(: السلام علیکم :)

کے ساتھ اُنکو دُعا دیتا ہے تو وہ ناخوش ہو کر اُن کو بُرا بھلا کہنے لگتے ہین بعض مہذب
زبان سے کچھہ نہین کہتے مگر اپنے دل مین تو ضروری ہی بُرا مانتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ

(: السلام علیکم :)

جو ارذل لوگون مین رائج ہے اِس سے اس نے ہماری توہین کی اور جو ہمارا آداب تھا اُسکو
بجا نہین لایا

(: سبحان اللہ :)

وہ بیچارہ تو خدا اور رسول کے حکم کے موافق اُنکو دُعا دیتا ہے اور یون کہتا ہے

(: السلام علیکم :)

ای حضرت آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جیو اور یہ مغرور ناسمجھ مسلمان ہو کر خدا اور رسول کے
فعل کو جو اُسکے حکم سے ادا کر رہا ہے اور اُسکو پاکیزہ لفظون سے دُعا دے رہا ہے اُس مین وہ
اپنی توہین اور اہانت سمجھتا ہے اور بجاے

السلام علیکم کے

آداب اور تسلیم ۔ بندگی

کا طالب ہے اور یہ نہین سمجھتا کہ ان لفظون سے میری عزت بڑھتی ہے یا نہین اور ذلت ہوتی ہے

(: ذرا کان لگا کر سنئے :)

کہ یہ آداب اور تسلیم اور بندگی جو کہ مخترع متکبرین ہے انکے بجالانے مین اوّل تو یہ خرابی
کہ اس مین خدا اور رسول کے حکم کی مخالفت لازم آتی ہے دوسرے یہ کہ ان لفظون سے

نہ تو سلام کرنیوالے کو کچھ ثواب ملتا ہے نہ جواب دینے والیکو کوئی نتیجہ حاصل ہوتا ہے بخلاف

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کے کہ موافق روایت عمران بن حصین کے السلام علیکم کہنے مین دس نیکیون کا ثواب ملتا ہی اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

کہنے مین بیس نیکیون کا ثواب ملتا ہے اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کہنے مین تیس نیکیون کا ثواب ملتا ہے اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ

کہنے مین چالیس نیکیون کا ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح ہر لفظ کے بڑھانے سے دس گنا نیکیان بڑھتی جاتی ہین

اب خیال فرمایئے

یہ فضیلت اور یہ عظمت اور یہ برکت اور یہ رحمت اور یہ ثواب اِس آداب اور تسلیم اور بندگی مین کہان میسر ہے ٭

تیسرے یہ کہ جب دو شخصون مین سلام اور کلام (جواب) ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون دونون پر رحمت کی نظر ہوتی ہی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے دُعا کر رہا ہی اور یہ بات آداب اور تسلیم اور بندگی مین کہان حاصل ہے ٭

چوتھے یہ کہ السلام علیکم کو ترک کرنا اور بجائے اسکے اپنی طرف سے آداب اور تسلیم اور بندگی

حدیث

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَرَدَّ عَلَیْہِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ قَالَ ہٰکَذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

ترجمہ

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا اسکا آپ نے پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا آپ نے اسکے لئے دس نیکیان ہین پھر دوسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس جواب دیا اسکا پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا اسکے لئے بیس نیکیان ہین پھر تیسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اسکے لئے تیس نیکیان ہین روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے اور معاذ بن انس سے روایت ہے ... اور زیادہ کیا ... پھر ایک اور آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فرمایا اسکے لئے چالیس نیکیان ہین ... اسی طرح ہر لفظ پر نیکیان بڑھتی ہین

مقرر کرنا یہ تو حقیقۃً شریعت اور صاحب شریعت سے مقابلہ کرنا ہے جسکا مآل آخرت کا وبال ہے
پانچوین سب سے بڑھ کر یہ خرابی کہ ان آداب اور تسلیم اور بندگی سے جسکو سلام کیا جاتا ہے
اُسکی سراسر ذلت اور خواری ہے کیونکہ لغت مین تسلیم کے کئی معنی آئے ہین ایک معنی سپردن
یعنی سونپنا دوسرے معنی گردن نہادن بحکم یعنی حکم ماننا تیسرے معنی رہانیدن یعنی چھوڑانا
چوتھے معنی سلام کردن یعنی سلام کرنا۔ اور یہ لفظ تسلیم کا اپنے محل مین مفرد بولا جاتا ہے
اور مفرد کے ساتھ جب تک کوئی اور لفظ نہین ملتا مثل مہمل کے وہ ایک لفظ غیر مفید ہوتا ہے
جس سے انسان مخاطب نہین ہو سکتا ہان مخاطب کو حیوان مطلق سمجھ کر مثل اسمائے اصوات
کے اس لفظ سے اُسکو متوجہ کیا جاوے تو البتہ یہ خطاب صحیح ہے مگر اس خطاب سے یہ عزت اور
فخر حاصل ہوا کہ بیٹھے بٹھائے انسان سے حیوان بنا دیا گیا۔ اور علاوہ اسکے یہ
تسلیم مصدر ہے اور مصدر کسی پہ محمول نہین ہوتا اور بغیر حمل کے ما فی الضمیر کا ظاہر کرنا
محال۔ اس صورت مین یہ تسلیم بمنزلہ صورت بہایم کے ہے جسکا کچھ مفاد نہین۔ اور اگر
اس مصدر یعنی تسلیم کو بتاویل مشتق اسم فاعل یا اسم مفعول کے معنی مین کرکے زمانہ
حال یا زمانہ استقبال مین اُسکو استعمال کیا جاوے تو یہ تسلیم فعل متعدی ہے اپنے فاعل
اور مفعول کو چاہتا ہے اس صورت مین اگر کسی نے کسی سے اگر کہا کہ حضرت تسلیم تو اس
تسلیم کے معنی سپردن کے لیجئے تو محل تسلیم مین فاعل اور مفعول متکلم اور مخاطب ہو سکتے
ہین پس یہ تسلیم اگر متکلم کی طرف مضاف ہے جو مخاطب کا خادم یا ملازم ہے تو اس صورت مین
تسلیم کے یہ معنی ہوئے کہ مین اپنے نفس کو آپ کے سپرد کرتا ہون یعنی مین آپکا تابع بنتا
ہون۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو خادم یا ملازم ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی سے اُسکا تابع ہوتا
ہے پھر روزانہ اُسکے سامنے ہو کر تسلیم کرنا اور اس سے اپنے تابعداری کا اظہار کرنا یہ تو
تحصیل حاصل ہے جسکے اظہار سے کوئی فائدہ نہین اس صورت مین اس تسلیم کو متکلم
کی طرف مضاف نہین کر سکتے اب لامحالہ یہ تسلیم مخاطب کی طرف مضاف ہوگی جسکے
یہ معنی ہوے کہ آپ اپنے نفس کو میرے سپرد کیجئے یعنی آپ میرے مطیع اور تابع ہو جایئے ✻

سبحان اللہ

خادم یا ملازم اپنے آقا سے کہے حضرت تسلیم لے حضرت آپ میرے مطیع اور تابع ہو جائے اور آقا بدلالت وضعی غیر لفظی فخر یہ سر اور آنکھوں کے اشارہ سے اسکی منظوری پر اپنا ایمار ظاہر کرے فرمائیے یہ عزت ہوئی یا اسکو ذلت کہئے گا

اور اگر اس تسلیم کے

دوسرے معنی گردن بنہادن بحکم یعنی حکم ماننے کے لیجئے اور اسکو خادم یا ملازم کی طرف مضاف کیجئے تو وہ خادم یا ملازم تو پہلے ہی سے اسکا حکم مان رہا ہے پھر روزانہ اس تسلیم سے اس امر کا ظاہر کرنا کہ مین آپکے حکم کا ماننے والا ہون یہ تو تحصیل حاصل ہے جسکا کوئی فائدہ نہین اس صورت مین یہ تسلیم مخاطب کی طرف مضاف ہوگی اور اسوقت تسلیم کے یہ معنی ہوئے کہ تم میرے حکم پر گردن رکھو یعنی میرا حکم مانو۔

اب غور فرمائیے

کہ خادم یا ملازم اپنے آقا سے کہے کہ آپ میرے حکم کو مانئے اور اس پر فخر کیا جائے یہ کیسی ناسمجھی ہے اور اگر تسلیم کے تیسرے معنی رہانیدن یعنی چھوڑانے کے لیجئے تو اس تسلیم کے یہ معنی ہوئے کہ مین آپ سے اپنے نفس کو چھوڑتا ہون یعنی آپسے جدا ہوتا ہون یا آپ مجھسے اپنے نفس کو چھوڑائیے یعنی مجکو جدا کیجئے اور طرفین سے یہ دونون معنی خلاف مقصود ہین یہ معنی لے نہین سکتے

رہے چوتھے معنی تسلیم کے

سلام کرنا پس یہ سلام کرنا جو تسلیم کے معنی ہین اگر یہ وہی سلام مصطلح ہے جسکو شارع علیہ السلام نے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

کے ساتھ کرنیکا حکم کیا ہے تو یہ کلام تام مفید جسکو خدا اور رسول نے انسانون کے مخاطبہ اور باہم تحیۃ اور دعا کے لئے وضع کیا ہے اسکو چھوڑ کر مثل حیوانون کے ایک لفظ مفرد غیر مفید سے بلا کر اپنی طرف متوجہ کرنا اس مین کونسی خوبی ہے جسپر فخر کیا جائے جب تسلیم کا حال معلوم ہوا تو اب

بندگی کا حال سنئے :-

جو بجائے سلام کے مستعمل ہے مثل تسلیم کے بندگی کے بھی کئی معنی ہین ایک معنی خدمت کرنا

دوسرے معنی تابعداری یعنی مطیع ہونا تیسرے معنی غلامی یعنی غلام ہونا اور یہ تینون معنی باعتبار اپنے مفہوم اور ماحصل کے ایک ہی ہین پس ایک کی توجیہ سے علی سبیل البدلیت تینون معنی کی توجیہ ہوسکتی ہے

اب سنئے کہ غلامی

حاصل مصدر سے بتاویل مشتق اسکو متکلم کی طرف مضاف کیجئے تو یہ معنی ہوئے کہ مین تمھاری خدمت اور تابعداری اور غلامی کرتا ہون چونکہ غلام پہلے ہی سے خدمتگذار اور تابعدار ہوتا ہے پھر روزانہ بندگی کے ساتھ اپنی خدمتگذاری اور تابعداری کا ظاہر کرنا تحصیل حاصل اور کلام بے سود ہے پس لامحالہ یہ بندگی مخاطب کی طرف مضاف ہوگی اس صورت مین بندگی کے یہ معنی ہونگے کہ اے آقا تم میری خدمت اور تابعداری کرو سبحان اللہ خادم اپنے آقا سے یہ کہے کہ تم میری خدمت اور تابعداری کرو اور آقا اس بات پر خوش ہوکر پھول جائے اس سے بڑھکر اور کون سی ناسمجھی ہوگی

تسلیم اور بندگی کا حال تو معلوم ہوا

اب آداب کا حال سنئے

کہ یہ آداب باعتبار عرف اور رواج زمانہ کے اگرچہ بنظر تعظیم محبوب خلایق اور بوجہ ابتلائے عوام رخصت پر محمول ہے لیکن جو خوبی امر منصوص اور محکوم شرعی مین ہے بجز جواز کے وہ رخصت مین کہان اور علاوہ اسکے یہ آداب جمع ادب کی ہے اور ادب کے معنی طور پسندیدہ اور فرہنگ و دانش اور بمہمانی خواندن و شگفت و نگاہداشتن حد چیزے کے ہین پس محل استعمال مین ادب کے جتنے معنی بیان ہوے سوائے ایک معنی نگاہداشتن کے کوئی معنی اس جگہ چسپان نہین پس نگاہداشتن کو متکلم کی طرف مضاف کیجئے تو یہ معنی ہوئے کہ مین آپ کے منصب کی حدود کو نگاہ رکھتا ہون یا نگاہ رکھونگا اور اگر وہ مخاطب کی طرف مضاف ہے تو یہ معنی ہونگے کہ آپ میرے حقوق کو نگاہ رکھئے اور یہ معلوم ہے کہ خادم اور مخدوم مین جو حقوق اور مراتب ہوتے ہین وہ طرفین سے ملحوظ ہوتے ہین پھر روزانہ آداب کے ساتھ اُسکا اعادہ خالی از افادہ اور استفادہ ہے پس اس بنا پر کوئی خوبی پیدا نہوئی جس پر فخر کیا جاوے

یہ تقریر تو باعتبار لغت کے ہوئی اور اگر ان لفظون کو اصطلاحاً

السلام علیکم

کے معنی مین لیجیے تو اس صورت مین اوّل تو جن لفظون سے خدا اور رسول نے اس سلام کو مسنون کیا تھا اُسکا ترک لازم آیا۔ اور دوسرے یہ کہ اس سلام اور جواب مین جو طرفین کو ثواب ملتا ہے اُس سے محرومی ہوئی اور پھر اخیر کو جھک مار کر اس آداب اور تسلیم کو اُسی السلام علیکم کے معنی مین لینا پڑا جس سے اجتناب تھا پھر اس مین کونسی خوبی ہوئی اس آداب اور تسلیم اور بندگی کی کیفیت تو معلوم ہوئی کہ اسکے استعمال مین کوئی خوبی نہین ✤

اب ہم

اس سلام کی کچھ خوبیان اور جو جو اسکے احکام ہین اُنکو بیان کرکے مسلمانون کو اس طرف متوجہ کرتے ہین اور آداب اور تسلیم اور بندگی سے نفرت دلاتے ہین ✤

آپ کو معلوم ہے

کہ یہ سلام کیا شے ہے حضرت یہ سلام ایک نعمت غیر مترقبہ عطیہ خداوندی ہے کہ حبیب مطلوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج مین شہنشاہ دوجہان کی حضور مین تشریف لیگئے اور وہان اپنے عبدیت کے اظہار مین اپنے معبود حقیقی کی جناب مین یہ ہدیہ پیش کیا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ

سب عبادتین زبان کی اللہ کے واسطے ہین

وَالصَّلَوٰاتُ

اور تمام عبادتین بدن کی اللہ کے واسطے ہین

وَالطَّیِّبَاتُ

اور تمام عبادتین پاک مال کی اللہ کے واسطے ہین

پس اس ہدیہ کے صلہ مین اُس شہنشاہ دوجہان کے دربار سے آنحضرت صلعم کو یہ خلعت عطا ہوا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

اے نبی تمپر اللہ کا سلام اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتین ہوجیو!!

جب حضور کو

یہ خوشنودی کا خلعت عطا ہوا تو آپ نے بنظر شفقت اپنی اُمت مرحومہ کو یاد کرکے اُنکو بھی اس خلعت خاص سے محروم نرکھا اور بطور شکریہ کے یہ فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

ای اللہ تیرا اسلام ہم سب مسلمانون پر۔ اور بغرض تشویق ذکر خاص بعد از تعمیم کے اظہار شرافت کا کرکے یون ارشاد فرمایا

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝

بالخصوص جو تیرے صالح اور نیک بندے ہین اُن سب پر تیرا اسلام ہو جیو ⁂

اور جب فرشتون نے

حضرت کے ساتھ یہ عنایت خداوندی دیکھی تو بغرض اظہار بشارت یہ مبارک کلمہ زبان پر لائے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہم شہادت دیتے ہین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین ⁂

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اور نیز ہم گواہی دیتے ہین کہ محمد صلعم اُسکے بندہ اور اُس کے رسول ہین ⁂

اِس حدیث سے

سلام کی فضیلت اور اُسکی عظمت اور خوبی ظاہر ہوتی ہے کہ یہ سلام وہ شے ہے جسکو خداوند تعالیٰ جو سارے جہان کا بادشاہ اور ساری خدائی کا مالک اور تمام عالم کا معبود ہے اور کل مخلوق سے بزرگ اور برتر ہے اُس نے اپنے بندہ (محمدؐ) کو پہلے سلام کیا اب خدا سے بڑھکر کون ایسا بادشاہ اور امیر اور سردار اور صاحب ثروت ہے جسکو سلام کرنے مین عار ہو اور وہ خود بھی سلام کرنے مین سبقت نکرے ⁂

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اٰدَمَ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدمؑ کو

عَلٰی صُوْرَتِہٖ طُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَہٗ قَالَ اِذْھَبْ فَسَلِّمْ

اپنی صورت پر پیدا کیا اُنکا طول ساٹھہ گز کا تھا۔ جب اُنکو پیدا کیا تو فرمایا کہ جاؤ سلام کرو

عَلٰی اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ

اُس جماعت پر اور وہ ایک جماعت تھی فرشتون کی بیٹھی ہوئی اور سنو کہ

مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ

وہ تمکو کیا جواب دیتے ہین پس وہی تمہارے اور تمہارے ذریات کیلئے تحیّہ اور سلام ہو پس حضرت آدمؑ تشریف لیگئے

فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ❊

اور فرشتون سے کہا السّلام علیکم تو فرشتون نے جواب دیا و علیکم السلام و رحمۃ اللّٰہ

فرشتون نے جواب مین رحمت اللّٰہ کا لفظ زیادہ کیا

یہ معلوم ہے

کہ حضرت آدم علیہ السلام کیسے بڑے جلیل القدر ذی شان عالی مرتبہ نبی تھے اور کیسی فضیلت اور بزرگی اُنکو حاصل تھی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے بمقتضائے

خَلَقْتُ بِیَدَیَّ

کے اُنکو اپنے ہاتھون سے بنایا۔ اور باقتضائے

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ

کے اُنکو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اُنکو ابو البشر کیا کہ تمام انسان اُنہین کی ذُرّیات ہین حتّٰی کہ اُنکو مسجود ملائک کرکے سب فرشتون سے اُنکا سجدہ کرایا اور باوجود اس شان اور اس عظمت اور اس بزرگی کے اُنکو یہ حکم ہوا کہ تم خود ہی فرشتون کو جاکر سلام کرو اور جو وہ جواب دین اُسکو اپنے اور اپنے ذُرّیات کے لئے تحیّہ اور سلام سمجھو ❊

اب غور فرمایئے

کہ حضرت آدم علیہ السلام جو ہم سب کے باپ دادا ہین باوجود اس فضیلت اور بزرگی کے کہ تمام جہان سے افضل ہین جب اُنکو اللّٰہ تعالیٰ نے پہلے سلام کرنیکا حکم کیا اور اُنہون نے سلام مین سبقت کی اور ہم جو اُنکے ذُرّیات ہین اور ہر طرح اُن سے مرتبہ مین ادنےٰ اور کمتر ہین گو بظاہر کیسی ہی شان اور شوکت اور امارت کے مرتبہ مین ہون مگر ہرگز ہرگز اُن سے کسی طرح مرتبہ مین زیادہ نہین ہوسکتے سلام کرنیکا تو کیا ذکر ہے صرف جواب دینے مین بھی ہمکو تکلیف اور عار

ہوتا ہے یہ کیسی ناسمجھی کی بات ہے ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ
روایت ہے انس سے کہ کہا اُنہوں نے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کلام کرتے تو ہر کلمہ کو

اَعَادَھَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْھَمَ عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا ۔
تین تین مرتبہ اعادہ فرماتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جاویں اور جب آتے کسی قوم پر تو انکو سلام کرتے تین سلام

(یک اجازت کا دوسرا تحیۃ کا تیسرا رخصت کا)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ ۔
انس سے روایت ہے کہ کہا اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لڑکوں پر گذرے پس آپ نے اُن کو سلام کیا ۔

عَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِنَّ ۔
جریر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس ہو کر گذرے پس آپنے اُن کو سلام کیا ۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدٍ قَالَتْ مَرَّ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا اُنہوں نے گذرے ہمارے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فِیْ نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا ۔
بیچ عورتوں کے پس سلام کیا اوپر ہمارے

ان چاروں حدیثوں سے

یہ ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ حبیب خدا اور باعث ایجاد عالم اور سارے جہان سے افضل بلکہ موافق اِس حدیث کے

اَلْخَلْقُ مِنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ کے

یہ سارا جہان آپ ہی کے نور کا ظہور ہے باوجود اِس عظمت اور شان اور اِس فضیلت اور بزرگی کے آپکا یہ حال کہ جب آپ بڑوں یا لڑکوں یا عورتوں پر گذرتے تو پہلے آپ ہی سلام کرتے تھے اب ہم لوگوں کو جو حضرت کی اُمت ہونیکا دم بھرتے ہیں اور قیامت میں آپ ہی کے دامن کا سہارا پکڑینگے اور آپ ہی کی شفاعت ہماری مغفرت کا سبب ہوگی آپ کا قول اور فعل جو اس میں تاکیدی ہیں اُنکا بجالانا اور سلام میں سبقت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اگر کوئی سلام

کرتا ہے تو اُسکے جواب دینے مین بھی تکلّف بلکہ عار ہوتا ہے دیکھیئے قیامت مین اسکے مواخذہ
مین کیا باز پرس ہوتی ہے ٭

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ
ابو امامہ سے روایت ہے کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ کے نزدیک سب سے بہتر
بِاللّٰہِ مَنْ بَدَءَ السَّلَامَ ٭
وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔

اِس حدیث سے پہلے سلام کرنیوالے کی کیسی فضیلت اور بزرگی سمجھی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر شمار کیا جاتا ہے پس جو لوگ اللہ کے نزدیک بہتر بننا چاہتے ہین اُن کو چاہیئے کہ وہ سلام مین سبقت کیا کرین۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین کا اپنے بھائی سے ملے تو
فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ ٭
چاہیئے کہ اُسکو سلام کرے پس اگر حائل ہوجائے اُن دونون مین کوئی درخت یا پتھر اور پھر اُس سے ملے تو دوبارہ اُسکو سلام کرے

اِس حدیث مین بلا تخصیص کسی امیر اور غریب کے یا کسی خاص اور عام کے شارع علیہ السلام نے بار بار سلام کرنیکو جو اس قدر تاکید فرمائی ہے تو نہ معلوم کہ اس سلام کرنے مین کیا کیا خوبیان اور کیا کیا مصلحتین ہونگی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس تاکید کے ہمارا یہ حال کہ بار بار سلام کرنے کا کیا ذکر ایک مرتبہ بھی اپنی طرف سے سلام کرنیکی توفیق نہین ہوتی ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ یُطْعِمُ الطَّعَامَ وَیَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ
اسلام مین کون سی چیز بہتر ہے آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلانا اور جان اور انجان کو
وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
سلام کرنا ٭

اِس حدیث سے یہ بات سمجھی گئی کہ یہ دعا سلام مخصوص اُنہین لوگون کے ساتھ نہین جو اپنے جان پہچان والے ہون بلکہ جان اور انجان کوئی ہو سبھی کو سلام کرنا چاہیئے ؛

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹی جب تو

عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ رواہ الترمذی

اپنے اہل مین داخل ہو تو اُنکو سلام کر کہ وہ تجھہ پر اور تیری اہل پر موجب برکت کا ہے

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا

قتادہ سے روایت ہے کہ کہا اُنہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو

عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً

اپنے اہل پر اور جب باہر کو آؤ تو پھر دوبارہ سلام کرو اپنے اہل کو ؛

اِن دونون حدیثون سے یہ ثابت ہوا کہ جب آدمی اپنے گھر جائے تو اپنے گھر والون کو سلام کرے اور جب گھر سے باہر جانے کا ارادہ کرے تو پھر چلتے وقت اُنکو سلام کرکے باہر آئے مگر ہم لوگون مین شاید کوئی ایسا ہوگا کہ وہ گھر جا کر اپنی بی بی بچّون کو سلام کرتا ہو اور عجب نہین کہ اگر کوئی دیندار گھر جا کر اپنی بی بی بچون کو سلام کرے تو اور لوگ ہنسی ٹھٹا کرکے اُسکو اس بات پر شرمندہ کرین ؛

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اُنہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے سوار پیدل

عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑی جماعت والی بڑی جماعت والونکو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے

الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رواہ البخاری۔

آنیوالا بیٹھنے والے کو سلام کرے قلیل کثیر پر سلام کرے روایت کیا اُسکو بخاری نے

اِس حدیث مین جو حکم ہے بغرض تساوی طرفین ہے کچھہ شارعؑ کی یہ غرض نہین کہ پیادہ

سوار کو سلام نکرے یا بیٹھنے والا پیادہ کو سلام نکرے قلیل کثیر کو سلام نکرے ؛

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِیْ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ
روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا انہون نے کہ گذرنیوالی جماعة سے ایک شخص کا سلام کرنا کافی ہے -
اَحَدُهُمْ وَیُجْزِیْ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رواه البیهقی فی شعب الایمان مرفوعاً
اور سننے والی جماعت سے ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے - اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین مرفوعاً بیان کیا ہے

اس حدیث مین بنظر شفقت اور ترحم شارع علیہ السلام نے کیسی آسانی کردی ہے کہ ساری جماعت مین سے ایک کا سلام کرنا سب کی طرف سے سلام ہے اور ساری جماعت مین سے ایک کا جواب دینا کل کی طرف سے جواب ہے اگر یہ حکم نہوتا تو کیسی دقت اور دشواری ہوتی ؛

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِیْ بِالسَّلَامِ
عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابتدا کرنیوالا سلام مین تکبر اور
بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ ؛
غرور سے بری ہوتا ہے -

یہ بات ظاہر ہے کہ تکبر اور غرور ایسی بری چیز ہے کہ جسکی وجہ سے ابلیس لعین راندہ درگاہ الٰہی ہوکر ملعون خلایق ہوا اور ابتدا بالسلام ایسی عمدہ شے ہے کہ اسکے عمل سے غرور آنے نہین پاتا پس ایسی عمدہ شے کو آدمی چھوڑ بیٹھے اور سلام کرنے مین سبقت نکرے یہ کیسی غفلت اور افسوس کا مقام ہے ؛

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ جنت مین داخل نہوگے
حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ
جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہوگے جب تک آپسمین محبت نکرو اور کہا نہ بتلاؤن مین تمکو ایسی شے کہ جب تم اسکو کرو
تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ
تو آپسمین محبت کرنے لگو (جب لوگون نے عرض کیا تو آپنے فرمایا) آپسمین سلام کو افشا کرتے رہو اسکی برکت سے آپسمین محبت پیدا ہوجائیگی جو اصل اصول ایمان ہے جسکی بدولت جنت ملتی ہے -

اس حدیث سے ایک اصل اصول مستنبط اور ماخوذ ہوتا ہے۔

وہ یہ ہے کہ جب کوئی معزز اور سر برآوردہ سلام مین سبقت کرتا ہے تو اسکی بزرگی اور عظمت ہر خاص اور عام کے دلون مین متمکن ہو جاتی ہے اور وہ سب کی نظرون مین عزیز ہو جاتا ہے اور جا بجا اسکی فروتنی اور سرداری کی تعریف ہوتی رہتی ہے اور حاضر اور غائب سب کے سب اسکے دعاگو اور بہی خواہ رہتے ہین اور جسکو سلام کرنے مین تکلف اور عار ہوتا ہے اور خود لوگون کے سلام کا منتظر رہتا ہے اگر کسی نے سلام کیا تو جواب دینے مین بھی اچھی طرح التفات نہین کرتا اشارہ کنایہ پر اکتفا کرتا ہے پس ایسے متکبر سے سب کے سب متنفر ہو جاتے ہین اور وہ سب کی نظرون مین ذلیل اور خوار رہتا ہے اور سب اسکو برا بھلا کہتے رہتے ہین حتےٰ کہ کوئی اسکو سلام بھی نہین کرتا اور اگر کوئی اہل غرض بوجہ اپنی غرض کے یا بوجہ اسکی وجاہت ظاہری کے منافقانہ اس سے بہ تملق اور چاپلوسی پیش آئے اور طرح طرح کے بڑھاوے دیکر اسکے دل اور دماغ مین یہ خیال پیدا کرتے رہین کہ سب لوگ اسکو عزت اور وقار کی نظرون سے دیکھ رہے ہین تو انکا یہ بڑھاوا اور اسکی یہ ظاہری حشمت جو مایۂ افتخار ہے یہ عزت نہین بلکہ یہ ہزار ذلت سے بڑھکر ہے *

عزت وہ ہے

کہ اسکے اخلاق حمیدہ کا اثر ہر خاص اور عام غرضی اور بے غرضی کے دلون مین اسقدر اس کی عظمت اور محبت پیدا کردی کہ بمقتضائے

مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ *

کے خود بخود اسکی خوبیون کے قوّالے ہر غرضی اور بے غرضی کے زبان سے جاری ہو جائین۔

اور یہ خاصہ اسی سلام کا ہے

کہ جب کوئی کسی کو چند بار سلام کرتا ہے کیسا ہی دشمن کا دشمن ہو تب بھی اسکی محبت اسکے دل مین آہی جاتی ہے گو بظاہر کسی وجہ سے وہ اس سے کشیدہ معلوم ہو مگر محبت قلبی اسکو خود بخود اسکی طرف گرویدہ رکھتی ہے اور یہ کیون نہو یہ سلام کیا ہے حقیقۃً دعا ہے جب کوئی بے غرض ہو کر کسی کو بار بار دعا دے گا اور کہیگا *

السلام علیکم

اے حضرت اللہ تعالی تم پر اپنی رحمت نازل کرے تو وہ کیسا ہی سنگدل ہوگا ایک نہ ایک دن موم ہوئی جائیگا یہ تو عام لوگون کے برتاؤ کا نتیجہ اور اسکا ثمرہ ہے اور جب کوئی معزز اور سر برآوردہ باخلاق دعا اور سلام سے پیش آتا ہے تو علی العموم غرضی اور بے غرضی کیسا ہی ہو ہر خاص اور عام کے دلون مین اسکی محبت کا اثر پڑتا ہے اور وہ محبوب خلایق ہوکر مقبول خدا بنجاتا ہے پس یہ

سلام کرنا

حقیقۃً لوگون کے دلون مین محبت کا بیج بونا ہے کہ جس سے ایمان کا پودہا سرسبز ہوکر اسکے لئے بہشتی درخت بنجاتا ہے

پس
ایسی عمدہ چیز کو

آدمی چھوڑ بیٹھے یہ کیسی ناسمجھی اور بے عقلی ہے آدمی کو چاہیئے کہ کسی چھوٹے بڑے کا خیال نکرے اور اس دعا سلام سے لوگون کے دلونمین محبت پیدا کرے جس سے دین اور دنیا کی بھلائی حاصل ہو زیادہ

والسلام

راقم

نظامی
نیازی
فقط

قطعہ تاریخ زکی الطبع جناب

[illegible]

مولوی محمد امتیاز رضا صاحب ساکن قصبہ بھیوبارہ ضلع بجنور

زانکہ این مسنون قرآن باشد ز خلاف
[illegible]
از پئے تاریخ ادای ...
[illegible]
گلستان ...
[illegible]

واجب الاظہار

آجکل علی العموم یہہ امر شایع ہو رہا ہے کہ جب دو شخص کسی فاصلہ سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہین تو بغرض سلام اور جواب طرفین سے ہاتھ اُٹھاکر سلام اور جواب کیا جاتا ہے تو یہہ ہاتھ اُٹھاکر سلام کرنا اگر بغیر زبان یا دل سے کہی ہوئی ہوتا ہے تو یہہ رسمی سلام ہے حقیقۃً سلام نہین جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے پس ایسی صورت مین سلام کرنیوالے کو چاہئے کہ زبان یا دل سے السلام علیکم کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھاکر اپنے سلام کی اُسکو اطلاع دی ایسیطرح جواب دینے والے کو چاہئے کہ زبان یا دل سے وعلیکم السلام کہہ کر ہاتھ اُٹھاکر اُسکے جواب دینے کی طرف اشارہ کرے تاکہ باہمی اس سلام اور جواب کا اُنکو ثواب حاصل ہو

نام نامی اُن حضرات کے جنکے چندہ سے یہہ کتاب طبع ہوئی

شیخ احسان الحق صاحب	بعہ ر	شیخ وزیر محمد صاحب	عمعہ ر
شیخ صفدر بخش صاحب	عمعہ	سید محمد فائق مولف رسالہ ہذا	لعہ ر

فہرست کتب مؤلفہ سید محمد فائق نظامی نیازی ساکن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور

کتب مطبوعہ

تائید الاسلام بجواب ترک اسلام عبد الغفور آریہ ہوکر جو کلام اللہ شریف کی آیتون پر شبہات پیش کئے ہین اُنمین سے ایک آیت کا جواب اس خوبی سے دیا گیا ہی کہ ابتک اُسکا جواب نہین ہو سکا۔ قیمت ۴/

تحقیق الفائق فی تقلید الخلائق اس رسالہ مین تقلید شخصی ثابت کرکے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر فرد بشر تقلید شخصی مین جکڑا ہوا ہے اور عدم تقلید کا محض دعوی ہی دعوی ہے۔ قیمت ۴/

تحقیق الحق فی الوجود المطلق اس رسالہ مین وحدت وجود کو قرآن اور حدیث سے ثابت کرکے اُسکے حقیت کا یقین دلایا گیا ہے۔

گنجینہ اسرار تحقیق الحق کے دیباچہ مین جو یہ شعر ہے محمد سے صفت پوچھو خدا کی ÷ خدا سے پوچھئے شان محمد اسکے ہر ہر مصرع ہر ہر رکن ہر ہر لفظ ہر ہر حرف سے بطور براعت الاستہلال کے وحدت وجود کا اظہار ہے اور اسی شعر سے اس عالم کا تغیر تبدل اور جو جو حوادثات فنا اور بقا کے ہوتے رہتے ہین اُنکو دکھلایا گیا ہی قیمت دونون رسالون تحقیق الحق اور گنجینہ اسرار کی ۴/

تحقیق السماع اس رسالہ مین سماع کو رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے قول و فعل سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۴/

ہدایت الاسلام فی حق من ترک الاسلام الکلام

[illegible] قیمت ۱/

کتب غیر مطبوعہ

تحفۃ المسلمین فی رفع نزاع التائین اس رسالہ مین آمین بالجہر کے ثبوت مین جو جو حدیثین تھین اُن سب سے خفا ثابت کیا گیا ہے۔

علم الکونین لرسول الثقلین اس رسالہ مین یہ ثابت کیا گیا ہی کہ رسول اللہ صلعم کو علم غیب نہین لیکن اس عالم کون مین جتنی اشیاء ہین اُن سب کے آپ عالم ہین۔

تبصرۃ المبتدی عربی صرف نحو کا یہ وہ رسالہ ہے کہ اسکے پڑہنے اور یاد کرنے سے بغیر پڑہنے میزان منشعب وغیرہ کے باسانی شرح مایۃ عامل ترکیب اور تشریح کے ساتھ پڑہ سکتا ہے۔

جامع التراکیب یہ ابتدائی فارسی کا وہ رسالہ ہے کہ اسکے پڑہنے سے فارسی کی کل ترکیبون سے واقف ہو سکتا ہے۔

طرز تعلیم فارسی فارسی صرف و نحو مین یہ وہ رسالہ ہے کہ اسکے پڑہنے سے مبتدیون کو ہر قسم کی پوری پوری مشق ہو سکتی ہے۔

طرز تعلیم اردو یہ رسالہ بعینہ مثل طرز تعلیم فارسی کے ہے

توضیح التشریح اس رسالہ مین تشریح الحروف منظوم کو مثالون مین سمجھایا گیا ہے۔

مبادی الابحاث اس رسالہ مین مایۃ عامل منظوم مین جتنے عوامل ہین اُنکو مثالون سے سمجھایا ہے۔

کاشف الاغلاط اس رسالہ مین بغرض اصلاح عوام ایک محقق بزعم خود کے ایک ورق مین سو غلطیان نکال کر اُنکے زعم کو باطل کیا گیا ہے۔

السماع حق اس رسالہ مین ایک محقق کی ہر ہر دلیل